میں نے خواب میں دیکھا

اے مسلمانو! تمہیں آخرت کے عذاب، خوف، پریشانی اور غم کا اندازہ دلانے کے لیے میں آپ کو اپنے ایک خیالی خواب کے ذریعے سفر کراؤں گا، جو میں نے ایک آن لائن مضمون سے متاثر ہو کر لکھا ہے۔

ایک دن میں واٹس ایپ پر ایک کہانی پڑھ رہا تھا، جو یوں تھی: ایک شخص زندگی کی شاہراہ پر اپنے خاندان کے ساتھ گاڑی میں سفر کر رہا تھا کہ راستے میں اس سے ایک آدمی نے لفٹ مانگی۔ اس نے گاڑی روک کر پوچھا: "تم کون ہو؟" اس نے کہا کہ "میں مال و دولت ہوں۔" اس آدمی نے اپنے بچوں سے پوچھا کہ کیا ہم اسے اپنے ساتھ لے لیں؟ سب نے یک زباں ہو کر کہا: "ہاں، دولت سے ہم بہت کچھ خرید سکتے ہیں۔" مال و دولت وقت کی گاڑی میں سوار ہوگئے۔ آگے بڑھتے ہوئے اسے ایک اور آدمی ملا۔ اس نے گاڑی روکی اور پوچھا: "تم کون ہو؟" اس نے کہا "میں طاقت اور عہدہ ہوں۔" اس نے بیوی بچوں سے پوچھا: "کیا ہم اسے اپنے ساتھ لے لیں؟" سب نے یک زبان ہو کر کہا: "ہاں، طاقت اور عہدے سے ہم کچھ بھی کر سکتے ہیں۔" یوں طاقت اور عہدہ وقت کی گاڑی میں سوار ہوگئے۔ راستے میں اور بھی کئی آسائشیں گاڑی میں سوار ہوتی گئیں۔ مزید آگے بڑھنے پر اسے ایک اور آدمی ملا۔ اس نے گاڑی روک کر اس سے پوچھا: "تم کون ہو؟" اس نے کہا: "میں دین ہوں۔" سب نے بیک زبان کہا: "دین کا وقت ابھی نہیں آیا، ہم زندگی کی آسائشوں سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں اور دین ہمیں ان سے محروم کر دے گا۔ اس کے اصول و ضوابط پر چلنا ہمیں تھکا دے گا۔ جب ہم زندگی سے لطف اندوز ہو لیں گے تو واپس آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لیں گے۔"

جب وہ مزید آگے بڑھا تو ایک چیک پوسٹ آئی۔ وہاں موجود افسر نے اُس شخص کو رکنے اور نیچے اترنے کا حکم دیا۔ سخت لہجے میں اُس نے کہا، "تمہارا سفر یہاں ختم ہوتا ہے۔" خوف کے مارے وہ شخص کچھ بول نہ سکا۔ پھر افسر نے پوچھا، "کیا تمہارے پاس دین ہے؟" وہ شخص گھبرا کر بولا، "ہم اُسے کچھ فاصلے پر پیچھے چھوڑ آئے ہیں، مجھے جانے دو تاکہ میں اُسے لے آؤں۔" لیکن افسر نے دوٹوک انداز میں کہا، "نہیں، ہر گز نہیں۔ تمہارا وقت ختم ہو چکا ہے، اب واپسی ممکن نہیں۔"

آدمی نے کہا: "لیکن میرے ساتھ میری بیوی، بچے، دولت، عہدہ اور اختیار ہیں۔" افسر نے جواب دیا: "یہ سب تمہیں اللہ کی عدالت میں نہیں بچا سکتے۔ تمہیں بچانے والا دین تھا، اور تم اسے پیچھے چھوڑ آئے ہو۔" پھر اُس آدمی نے افسر سے پوچھا: "تم کون ہو؟" اُس نے کہا: "میں موت ہوں، وہ جس سے تم

غافل رہے، اور تم نے اپنے اعمال درست نہ کیے۔" آدمی نے پیچھے مُڑ کر گاڑی کی طرف دیکھا، اب اُس کی بیوی گاڑی چلا رہی تھی، اور کوئی بھی اس سے اور کوئی نہیں اُترا تھا۔ مجھے یاد ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں سورۃ توبہ میں فرمایا: "اے نبیؐ! ان سے صاف کہہ دو: اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے رشتہ دار، اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے مندا پڑنے کا تمہیں خوف ہے اور وہ مکانات جو تمہیں پسند ہیں، اگر یہ سب چیزیں تمہیں اللہ اور اس کے رسولؐ اور اُس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تم پر نافذ کر دے، اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (24:9)۔ اے اللہ! مجھے معاف فرما۔ مزید سورۃ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے دے دیے جائیں گے۔ پھر جو شخص آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، وہی کامیاب ہوا۔ اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے " (3:185)۔

یہ قصہ پڑھنے کے بعد میرے پورے جسم میں خوف کی ایک لہر دوڑ گئی، اور میں نے سمجھ لیا کہ جلد یا بدیر مجھے مرنا ہے، اور قیامت کے دن مجھے اپنے اعمال کا حساب دینے کے لیے اٹھایا جائے گا۔ اے اللہ! مجھے معاف فرما۔ قرآن نے ہمیں خبردار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یقیناً ہم مردوں کو زندہ کریں گے، اور ہم لکھتے جا رہے ہیں وہ سب کچھ جو وہ کرتے ہیں اور اُن کے اُن اعمال کے اثرات کو بھی جو وہ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں، اور ہر چیز کو ہم نے ایک واضح کتاب میں شمار کر رکھا ہے" (36:12)۔

کہانی کے سبق پر غور کرتے کرتے میں سو گیا۔ خواب میں میں نے دیکھا کہ میں بسترِ مرگ پر لیٹا ہوں۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے پاؤں حرکت نہیں کر پا رہے، میری ایڑیاں آپس میں جڑ گئی ہیں (زندگی ان سے نکل چکی ہے)۔ پھر مجھے احساس ہوا کہ اب میرے بازو بھی حرکت نہیں کر رہے۔ پھر میرے پھیپھڑوں نے کام کرنا بند کر دیا؛ میں سانس نہیں لے سک رہا تھا۔ آہستہ آہستہ میری روح میرے جسم سے نکل رہی تھے یہاں تک کہ وہ میرے حلق تک پہنچ گئی۔ شدید تکلیف میں میں نے چیخنے کی کوشش کی، مگر کوئی آواز نہ نکلی۔ میں اپنے پیاروں کو کچھ کہنا چاہتا تھا، مگر نہ کہہ سکا۔ میرا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ اسی لمحے مجھے مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آئی: "نہیں! جب کسی کی جان گلے تک پہنچ جاتی ہے، اور کہا جاتا ہے، 'کون ہے جو اس کو موت سے بچا سکے؟' اور مرنے والا سمجھ لیتا ہے کہ یہ جدا ہونے کا وقت ہے، اور پنڈلی پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے۔ اس دن تم سب اپنے رب کی طرف دھکیلے جاؤ گے" (75:26-30)۔

مجھے یہ بھی یاد آیا کہ نبیؐ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ موت سے ایک سال پہلے بھی توبہ قبول فرماتا ہے، ایک دن پہلے بھی، اور یہاں تک کہ روح کے حلق تک پہنچنے سے پہلے بھی۔ اس کے باوجود مجھے کوئی خوف محسوس نہ ہوا، کیونکہ میں نے ایک عالم کو یہ کہتے سنا تھا کہ آگ مسلمانوں کو نہیں چھوئے گی۔ پھر اچانک مجھے قرآن کا یہ فرمان یاد آیا: "یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں: "دوزخ کی آگ ہمیں چند دنوں کے سوا ہر گز نہ چھوئے گی۔" یہ جھوٹ جو انہوں نے گھڑ لیا ہے، ان کے دین کے بارے میں انہیں دھوکے میں ڈال رہا ہے۔ پھر اس دن ان کا کیا حال ہو گا جب ہم انہیں اس دن کے لیے جمع کریں گے جس میں کوئی شک نہیں، اور ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہو گا" (3:24-25)۔ اور پھر سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "کیوں نہیں! دوزخ کی آگ تمہیں ضرور چھوئے گی۔ جو کوئی بھی بدی کمائے گا اور اپنے گناہوں میں گھر جائے، وہی دوزخ کا مستحق ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا" (2:80-81)۔

مجھ پر خوف طاری ہو گیا، ہائے اللہ، اُس وقت مجھے احساس ہوا کہ میں نے بہت دیر کر دی توبہ کرنے میں، ہائے میری بربادی! میں اس مقررہ دن سے غافل رہا تھا جس دن مجھے موت کا ذائقہ چکھنا تھا (اے اللہ، مجھے معاف کر دے!)۔ میں نے فرشتوں اور اپنے وہ عزیز و اقارب اور دوست جو وفات پا چکے تھے کو دیکھا۔ اچانک مجھے نبیؐ کی حدیث یاد آ گئی کہ موت کے وقت شیاطین جن ہمارے مردہ عزیز و اقارب اور دوستوں کی شکل میں آئیں گے اور کہیں گے کہ اسلام پر نہ مرئیں۔

میں نے "أَشْهَدُ أَنّ لَا إِلٰهَ إِلَّا الله" (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں) پڑھنا شروع کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ میری روح میرے سر کے راستے جسم سے نکل رہی ہے۔ اگلی بات جو مجھے یاد ہے، وہ یہ کہ میں اپنی قبر میں لیٹا ہوا تھا اور صور کے ہولناک آواز سے جاگ اٹھا۔ گھبرا کر میں نے اپنے آپ سے پوچھا: "کیا ہو رہا ہے؟ مجھے کس چیز نے جگا دیا ہے؟ پھر مجھے احساس ہوا کہ یہ قیامت کا دن ہے جس کے بارے میں میں شک میں تھا۔ ہائے افسوس! حالانکہ قرآن نے مجھے ڈرایا تھا: اور پھر صُور پھونکا گیا یہ ہے وہ دن جس کا تجھے خوف دلایا جاتا تھا۔ ہر شخص اِس حال میں آ گیا کہ اُس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہے اور ایک گواہی دینے والا۔ اس چیز کی طرف سے تو غفلت میں تھا، ہم نے وہ پردہ ہٹا دیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا اور آج تیری نگاہ خوب تیز ہے (50:20-22)۔ اور سورۃ القیامۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نہیں! میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی! اور نہیں! میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔ کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم اُس کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے؟ کیوں نہیں؟ ہم تو اس کی انگلیوں کی پور پور تک ٹھیک بنا دینے پر قادر ہیں۔

مگر انسان چاہتا یہ ہے کہ آگے بھی بد اعمالیاں کرتا رہے پوچھتا ہے : ''آخر کب آنا ہے وہ قیامت کا دن ؟'' پھر جب دیدے پتھرا جائیں گے۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا اور چاند سورج ملا کر ایک کر دیے جائیں گے۔ اُس وقت یہی انسان کہے گا : ''کہاں بھاگ کر جاؤں ؟'' ہر گز نہیں ! وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہو گی اُس روز تیرے رب ہی کے سامنے جا کر ٹھیرنا ہو گا (75:1-12)۔ ہائے میری بد قسمتی، ہائے میری بربادی ! میں اس خوفناک دن کی حقیقت پر جاگا جس کے بارے میں قرآن نے مجھے پہلے ہی خبردار کیا تھا۔ میں شدت سے روتا ہوا پکار رہا تھا: "اے اللہ ! مجھ پر رحم فرما"، حالانکہ میں جانتا تھا کہ نبیؐ نے ہمیں بتایا ہے کہ توبہ صرف موت کے آخری لمحات سے پہلے ہی قبول ہوتی ہے۔

ہائے میری بد قسمتی، ہائے میری بد نصیبی ! ، آج میں نے اِس خوف ناک دن کی حقیقت کو پہچانا، جس کے بارے میں قرآن نے مجھے خبردار کیا تھا۔ میں بہت رویا کہ اے اللہ، مجھ پر رحم فرما، اگرچہ مجھے پتہ تھا کہ نبیؐ نے ہمیں بتادیا تھا کہ معافی موت سے پہلے تک قبول کی جائے گی۔ ہائے میری بد قسمتی، ہائے میری بد بختی، میں نے توبہ کرنے میں بہت دیر کر دی۔ قیامت کے دن کے خوف اور گھبراہٹ، اور شدید گرمی کی وجہ سے میں اس طرح پسینہ پسینہ ہو رہا تھا جیسا کہ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا اور نہ ہی دنیا میں کبھی ایسا محسوس کیا تھا۔ اگر یہ دنیا کی زندگی میں ہوتا تو میں کوئلہ بن چکا ہوتا۔ میں نے ادھر اُدھر دیکھا: پورا میدان سینکڑوں ارب انسانوں اور جنات سے بھرا ہوا تھا، بالکل ایسے جیسے پروانوں کا جھنڈ کی ہوں۔ میں نے لوگوں کو اپنے پسینہ میں تیرتے دیکھا، کچھ کے پسینے گردن تک، کچھ کے کمر تک، اور کچھ کے صرف ٹخنوں تک تھے۔ یا اللہ ! محشر کا منظر بہت ہی خوف ناک تھا۔ ہائے اللہ، بلند رونے کی آوازوں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے رحم کی اپیل کے شور سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔

اُس دن کی ہولناکی کی وجہ سے، مجھ احساس ہوا کہ میں بہت مصیبت میں ہوں، پشیمانی اور ندامت میں میں نے اپنے سر کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا اور گھٹنوں کے بل گر کر رونے لگا: " ہائے صد افسوس، قرآن نے مجھے خبردار کیا تھا کہ افسوس، پشیمانی اور توبہ کا وقت فانی زندگی میں تھا، یومِ جزا پشیمان ہونا فائدہ مند نہیں ہو گا۔ اے اللہ ! مجھ پر رحم فرما !

خوف کی وجہ سے میرا دل اس شدت سے دھڑک رہا تھا کہ اگر یہ دنیا کی زندگی ہوتی تو پھٹ جاتا۔ کاش میں مر سکتا، تاکہ اس اذیت ناک دن کی ہولناکی سے فرار ہو سکتا۔ کاش میں خاک ہوتا، یا مجھے دوبارہ امتحان کے لیے بھیج دیا جائے۔ ہائے اُس وقت مجھ یاد آیا کہ قرآن نے مجھ کہا تھا یومِ محشر کے بعد کبھی موت نہیں

آئے گی، ہائے اللہ، میں نے اپنے اُوپر بہت زیادتی کی ہے،.برائے مہربانی مجھ پر رحم فرما ! ! ہائے قرآن نے مجھے بتادیا تھا کہ مجھے دوبارہ نہیں آزمایا جائے گا،اِس دنیا کا امتحان واحد امتحان ہے،دوبارہ امتحان نہیں لیا جائے گا۔ہائے میری بد بختی، ہائے ربّا، رحم فرما، ہائے ربّا، رحم فرما ! ! !۔خوف کی وجہ سے وقت نہیں گزر رہا تھا، ہر سیکنڈ سال کے برابر تھا۔

پچھلے پچاس ہزار سال سے میں اپنے آنسوؤں اور پسینے کے تالاب میں تیر رہا تھا، اور یومِ جزا کے آغاز کا انتظار کر رہا تھا۔ مجھے یاد آیا کہ قرآن میں آیا ہے کہ قیامت کے دن جب ہم سے زمین پر گزارے گئے وقت کے بارے میں پوچھا جائے گا تو وہ کہیں گے : ”ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں، شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے۔“ ارشاد ہوگا : ” تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہونا۔ کاش تم نے یہ اُس وقت جانا ہوتا۔ ہائے ربّا، یومِ جزا کے انتظار میں پچاس ہزار سال بیت گئے ہیں، ہائے میری بد بختی، مجھے اب اندازہ ہو کہ اِس زندگی کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی، وہاں کمرہ امتحان میں گذارے ہوئے وقت سے بھی کم ہے۔ نبیؐ نے اس دنیا کے قیام کو اس مختصر وقت سے تشبیہ دی ہے جو ایک مسافر کسی درخت کے سائے میں آرام کرنے کے لیے گزارتا ہے۔

ہائے میری بد بختی ! جب میں فانی دنیا میں رہتا تھا تو میں نے یومِ جزا کے بارے کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔ لیکن اُس وقت یہ الف لیلیٰ کی کہانی یا ذہنی اختراع لگتے تھے۔ اگرچہ اللہ کی کتاب نے مجھے خبردار کیا تھا، ہائے میری بربادی، میں نے پرواہ نہ کی۔ آج وہ تنبیہ پوری ہو گئی۔ آج میں یہاں اپنے آنسوں اور پسینے میں نچڑا کھڑا ہوں۔ سارا علاقہ "ہائے اللہ رحم کر" کی آوازوں سے گونج رہا تھا۔ میں نے اپنے کرتوت یاد کرنے شروع کئے، ہائے میرے مالک، سوچ کر سارے جسم میں جھرجھری دوڑ گئی، جھکا ہوا سر شرم سے اور جھک گیا۔ اُس دن کے خوف اور بے چینی کی وجہ سے، میں نے اپنے ربّ اور آقا و مالک، اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے کی گئی نافرمانیاں یاد کرنا شروع کیں۔

احساسِ ندامت اور خوف کی وجہ سے میں نے دعا مانگنی شروع کی : اے اللہ تو میرا ربّ ہے، اور تیرے علاوہ اور کوئی الٰہ نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ اور غلام ہوں، اور میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے احکامات کا پابند ہوں، میں اپنے کئے کی معافی مانگتا ہوں، جو نعمتیں تو نے مجھ پر نازل کیں، اُن کا میں اقرار کرتا ہوں، میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، مجھے معاف کر دے، تیرے علاوہ کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ ہائے ربّا، میرا تیرے علاوہ اور کوئی آسرا نہیں، اِس خوف ناک دن میں تیری رحمت ہی مجھے میرے

اعمالِ بد کے نتائج سے بچا سکتی ہے۔ہائے میری بد بختی، ہائے میری بد قسمتی،امتحان کا وقت تو کب کا ختم ہو چکا، قرآن نے تو مجھے بتا دیا تھا کہ آج اللہ کو یاد کرنے اور دعاؤں کا کوئی وزن نہیں ہو گا۔

کاش میں سب کو (اپنی بیوی، بچوں، رشتہ داروں، دوست احباب، اور سارے انسانوں) کو فدیہ میں دے کر اپنے آپ کو اِس دن کی ہولناکی سے بچا سکوں۔ مجھے یاد آیا اللہ نے کہا تھا کہ ہر انسان کو اُس کے اپنے اعمالوں کا صلہ ملے گا۔ سورت القیامہ میں اللہ تعالیٰ نے کہا تھا: اُس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا کرایا بتا دیا جائے گا۔ بلکہ انسان خود ہی اپنے آپ کو خوب جانتا ہے چاہے وہ کتنی ہی معذرتیں پیش کرے (13-75:15)۔اور کہتا ہے: اے نبیؐ، لوگوں کو خبردار کر دو کہ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے، اُسے خواہ تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ بہر حال اُسے جانتا ہے، زمین و آسمان کی کوئی چیز اُس کے علم سے باہر نہیں ہے اور اس کا اقتدار ہر چیز پر حاوی ہے۔ وہ دن آنے والا ہے جب ہر نفس اپنے کیے کا پھل حاضر پائے گا، خواہ اُس نے بھلائی کی ہو یا بُرائی۔ اس روز آدمی یہ تمنا کرے گا کہ کاش ابھی یہ دن اُس سے بہت دور ہوتا ! اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں کا نہایت خیر خواہ ہے (3:29-30)۔

ہائے میرے مالک، میرے پالن ہار، ہائے ربّا، یہ میں نے کیا کیا، ہائے صد افسوس، میں نے اپنے ربّ کی رحمت کا غلط استعمال کیا، آج میرا کوئی بہانہ نہیں چلے گا، اور نہ ہی وہ کسی اور کو میری غلطی کی سزا دے گا۔ ہائے میری بد بختی، ہائے قرآن نے مجھے بتا یا تھا کہ ہر شخص اپنا بار خود اُٹھائے گا اور کوئی دوسرا نہیں اُٹھا سکے گا، ہائے اِس کے باوجود میں نے انتباہ کو نظر انداز کیا، اور اللہ کی رحمت کو پُکارنے کا موقع ضائع کر دیا، ہائے اللہ، رحم فرما۔

ہائے اللہ، میری فانی زندگی محض چھ سات دہائیوں کی تھی، جبکہ یومِ جزا کے انتظار میں مجھے خوف اور پریشانی میں اپنے آنسوؤں اور پسینہ کے تالاب میں تیرتے ہوئے پچاس ہزار سال بیت گئے ہیں، اور ابھی تک حساب کتاب شروع نہیں ہوا۔ میں نے دیکھا جلد باز لوگوں کو نبیؐ کے پاس شفاعت کے لیے جاتے ہوئے، تاکہ حساب کتاب شروع ہو۔ جب مجھے احساس ہوا کہ 99.9 فی صد جہنم کے باسی ہوں گے، تو میں اُن لوگوں کو سمجھانا چاہتا تھا، کہ یہ پریشانی جہنم کے عذاب سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ میں نے اُنھیں روکنے کے لیے چیخنا چاہا کہ وہ نبیؐ کو شفاعت کے لیے نہ کہیں، میں اتنا خوف زدہ تھا کہ میری آواز میرے حلق میں اٹک گئی اور میں چیخ نہ سکا۔ ہاے میرے مالک، مجھ پر رحم فرما۔

ہائے میری بد قسمتی، نبیؐ کی شفاعت سے حساب کتاب شروع ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ جہاں میں تھا وہاں ہر متنفس کے لیے میزان نصب کیا جا رہا ہے۔ میں نے خوف سے انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں تاکہ میں اپنا نام نہ سن سکوں، اور میں نے دیوانہ وار اِدھر اُدھر بھاگنا شروع کر دیا۔ اگرچہ ہم سب بغیر ختنہ کے مادرزاد ننگے تھے، لیکن ہر ذی روح اتنی خوف زدہ تھی کہ کسی کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی فرصت ہی نہیں تھی۔ اگر یہ فانی دنیا ہوتی، تو ہم سب مر چکے ہوتے، ہائے ربّا، معاف کر دے۔ اسی اثنا میں ایسی جگہ سے گزرا جہاں میزان نصب نہیں کئے گئے تھے، وہاں لوگوں کے چہرے گہرے کلیجی رنگ کے تھے۔ قرآن نے اُسے یوں بیان کیا تھا: آج جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ باندھے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے ۔ کیا جہنّم میں متکبروں کے لیے کافی جگہ نہیں ہے (39:60)؟ وہاں میں نے کچھ لوگوں کو اندھا، کچھ کو بغیر بازوں کے، کچھ کو بغیر ٹانگوں کے دیکھا، وہاں میں نے کچھ لوگوں کو سر کے بل چلتے دیکھا، اُن کے کان بطخ کے پاؤں کی طرح تھے۔ مجھے نبیؐ کی حدیث یاد آ گئی جب آپؐ نے صحابہ کو بتایا تھا کہ کچھ لوگ سر کے بل چلیں گے۔ صحؓابہ نے پوچھا تھا، وہ کیسے چلیں گے۔ نبیؐ نے فرمایا تھا، جس نے پیروں سے چلایا وہی چلائے گا۔ مجھے یہ بھی یاد آیا کہ قرآن میں ہے اندھے اللہ سے سوال کریں گے، اے اللہ، دنیا میں ہم بینا تھے، تو نے ہمیں اندھا کیوں اُٹھایا۔ اللہ جواب دے گا، دنیا میں تم نے مجھے بھلا دیا تھا، آج میں نے تمہیں بھلا دیا ہے، جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔ ہائے میرے مالک رحم فرما!! میں سوچ رہا تھا کہ یہاں میزان کیوں نصب نہیں کئے گئے، اُس وقت مجھے یک لخت یاد آیا کہ منافق، مشرک اور کافروں کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، لہٰذا، اُن کے اعمال تولے نہیں جائیں گے اور وہ ہمیشہ کے لیے جہنم کے باسی ہوں گے۔ مجھے فوراً نبیؐ کی وہ دعا یاد آئی جو آپؐ پڑھتے تھے، جس کو میں ہر فرض نماز کے بعد پڑھتا تھا، اُس کو میں نے پڑھنا شروع کر دیا: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ جانتے بوجھتے تیرا شریک بناؤں، اور تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں اُس شرک کے لیے جسکا مجھ علم نہ تھا۔ وہاں میں نے اُن سے سوال جواب ہوتے سُنے۔ کہاں ہیں تمہارے وہ معبود جنہیں تم پکارتے تھے۔ چونکہ وہ وہاں کہیں نظر نہیں آ رہے تھے، اور نبیؐ نے ہمیں پہلے بتا دیا تھا کہ محشر میں کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، آپؐ بھی نہیں۔ عذاب کو دیکھ کر وہ اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہے تھے کہ اُنھوں نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں پکارا۔ مجھے حیرت ہوئی جب میں نے دیکھا کہ اُن کی کھالیں اُن کے خلاف گواہی دے رہی ہیں، اُن کے ہاتھ اور پیر اُن کے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ قرآن میں سورت نور نے بتایا تھا: وہ اس دن

کو بھول نہ جائیں جبکہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ انہیں بھرپور بدلہ دے دے گا جس کے وہ مستحق ہیں اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے سچ کو سچ کر دکھانے والا(24:24-25)۔ میں نے اپنے اعضاء کو اپنے خلاف گواہی دیتے سنا۔ ہائے ربّا مجھ پر رحم کرنا۔ اُس وقت مجھے یاد آیا کہ قرآن کی سورۃ حمٓ سجدہ میں اللہ نے بتادیا تھا: وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے ”تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی ”؟ وہ جواب دیں گی ”ہمیں اُسی خدانے گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا ہے۔ ”اُسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھااور اب اُسی کی طرف تم واپس لائے جارہے ہو۔ تم دنیا میں جرائم کرتے وقت جب چھپتے تھے تو تمہیں یہ خیال نہ تھا کہ کبھی تمہارے اپنے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے جسم کی کھالیں تم پر گواہی دیں گی ۔ بلکہ تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو بھی خبر نہیں ہے۔ تمہارا یہی گمان جو تم نے اپنے ربّ کے ساتھ کیا تھا، تمہیں لے ڈوبا اور اسی کی بدولت تم خسارے میں پڑ گئے۔اِس حالت میں وہ صبر کریں (یا نہ کریں) آگ ہی ان کا ٹھکانا ہوگی اور اگر رجوع کا موقع چاہیں گے تو کوئی موقع انہیں نہ دیا جائے گا(41:21-24)۔

میں نے دیکھا کہ فرشتے اُنھیں گھسیٹتے ہوئے جہنم کے گڑھے کے پاس لے جاکر اُس میں پھینک رہے ہیں۔ جب بھی کسی کو جہنم میں پھینکا جاتا، وہ بہت ہی زوردار اور ہولناک طریقہ سے دھاڑتی، جیسے وہ سب کو نگل جائے گی۔ ہائے میرے مالک، ہائے میری بدبختی!! قرآن نے سورت مٰلک میں بتایا تھا کہ : جب وہ اُس میں پھینکے جائیں گے تو اس کے دھاڑنے کی ہولناک آواز سنیں گے اور وہ جوش کھارہی ہوگی، شدتِ غضب سے پھٹی جاتی ہوگی (67:7)۔ ہائے ربّا معافی دے دے۔

انتہائی خوف کی وجہ سے میں نے اپنے ہاتھ منہ پر رکھ لیے تاکہ میں اپنی چیخوں کو دبا سکوں اور وہ کسی کو سنائی نہ دیں۔ میں نے چُھپنے کی جگہ ڈھونڈنا شروع کی۔ میدانِ محشر ہموار اور سخت پتھریلی جگہ تھی، اِس میں چھپنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی، ہائے ربّا رحم۔ اِس دوران اچانک میرا نام پکارا گیا، بھیڑ نے تقسیم ہوکر میرے لیے راستہ بنادیا، ہائے میری بدقسمتی، ہائے کاش میں سب سے پوشیدہ ہو جاؤں، ہائے کاش میرا وجود نہ ہوتا، ہائے کاش میں نظرانداز کردیا جاؤں۔ ہائے میری بدبختی، قرآن نے مجھے بتادیا تھا، کسی کو نظرانداز نہیں کیا جائے گا اور نہ کوئی اپنے کئے کی جزا سے بچ سکے گا، ہائے ربّا رحم۔

دو فرشتوں نے مجھے میرے بازوں سے پکڑا اور مجھے آگے کی طرف لے کر چل دیئے۔ میں ہجوم کے درمیان پشیمانی، خوف اور ڈگمگاتے قدموں کے ساتھ چل رہا تھا۔ ہائے کاش زمین مجھے نگل لے، ہائے کاش

میں نے اپنے ربّ کی نافرمانی نہ کی ہوتی۔فرشتے مجھے وہاں لے آئے جہاں میرا میزان نصب تھا،اور مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

ہائے میری بد بختی، اللہ کے پاس میرا سارا ریکارڈ ہے، اور کچھ بھی اُس سے پوشیدہ نہیں۔اُس نے قرآن میں ہمیں بتا دیا تھا: (اور ہمارے اس براہِ راست علم کے علاوہ) دو کاتب اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کر رہے ہیں۔ کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگران موجود نہ ہو۔ پھر دیکھو، وہ موت کی جان کنی حق لے کر آ پہنچی ، یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔ اور قیامت کے روز ہم **ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے** (ہائے میری بد بختی ،عدل میں میں تو مارا جاؤں گا) ، پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہو گا۔جس کا رائی کے دانے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہو گا وہ ہم سامنے لے آئیں گے۔اور حساب لگانے کے لیے ہم کافی ہیں (21:47)۔

ہائے صد افسوس ،اب اللہ کی رحمت ہی مجھے بچا سکتی ہے (ہائے میرے مالک، میں پشیمان ہوں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں، میری معذرت قبول فرمالے، ہائے اللہ میں نے بہت دیر کر دی)۔میرا سر شرم سے جھکا ہوا تھا، میں ذلیلوں میں سے ذلیل ترین تھا۔ میں نے اپنی زندگی کا محاسبہ شروع کیا، مجھے ایسا لگا جیسے میں فلم دیکھ رہا ہوں۔ مجھے یاد آیا کہ نبیؐ نے کہا تھا کہ ہم سے، سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھ گچھ ہو گی۔ مجھے یاد آیا میں نے اُن نمازوں کے لیے دنیا میں توبہ نہیں کی تھی جو مجھ سے چھوٹ گئی تھیں۔اُس وقت مجھے احساس ہوا کہ آج میں بہت بڑی مصیبت میں ہوں۔

میں نے اپنے اچھے اعمال یاد کرنے شروع کر دئے، کچھ حد تک میں لوگوں کے کام آتا تھا، میں نے مال کو دین اور غریبوں پر خرچ کیا تھا، میں مہمان نواز تھا۔ میں قرآن بھی پڑھتا تھا، لیکن اُس پر پوری طرح عمل نہیں کرتا تھا۔ میں پانچ وقت نماز پڑھتا تھا، لیکن وقت کا پابند نہیں تھا۔میں نے لوگوں کو اسلام کی طرف لانے کے لیے کتابیں لکھیں تھیں، لیکن خود اُن پر پوری طرح عمل پیرا نہ تھا۔

رمضان آتا تھا، تاکہ ہمیں غریب کی بھوک کا اندازہ ہو اور ہم میں اُن کے لیے زیادہ ہمدردی پیدا ہو، لیکن مجھ میں زیادہ تبدیلی نہ آتی۔ عام طور پر میں دن میں دو وقت کھانا کھاتا ہوں، لیکن رمضان میں چار یا پانچ دفعہ۔ سحری میں دو کھانے کھاتا، ناشتہ اور دوپہر کا کھانا، افطاری پر دوپہر اور رات کا کھانا، اور ساری رات کھانا۔وزن کم ہونے کی بجائے وزن بڑھ جاتا (اگرچہ سائنسی ریسرچ نے ثابت کیا تھا کہ اچھی صحت کے

لیے تھوڑا کھانا اچھا ہے)۔ہائے میرے مالک، میری خیرات کا ایک بہت بڑا حصہ دکھلاوے کے نذر ہو جاتا تھا۔بیت اللہ کے حج ،مجھ میں زیادہ تبدیلی نہیں لا سکے۔ ہائے میری بد قسمتی، ہائے میری بد بختی، آج میں اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہوں اپنے اعمال کی جزا کے لیے۔ مجھے یاد آیا جبریلؑ نے نبیؐ کو جو کہا تھا: "اِس دنیا میں جیسے چاہو جیو، آخرت میں آپؐ کو اُس کے لیے جوابدہ ہونا پڑے گا۔

ہائے میری بد بختی، ہائے کیا کروں، میرے اعمال بے وزن ہیں، اِس خوفناک دن کی جزا سے کہاں بھاگوں کہاں چھپوں؟ ہائے تھو ہے مجھ پر، قرآن نے مجھے بتایا تھا کہ اِس دن اللہ کے سوا نہ راہِ فرار ہے نہ ہی راہِ نجات۔ خوف سے میں نے دعا مانگنی شروع کر دی، اے اللہ، میں تیری ناراضگی سے تیری رضا میں پناہ مانگتا ہوں، میں تیری سزا سے تیری معافی میں پناہ مانگتا ہوں، میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ہائے میری بد بختی، میں نے بہت دیر کر دی، ہائے اللہ، رحم، ہائے اللہ، رحم !! مجھے اپنی بربادی کا احساس ہو گیا تھا، ہائے صد افسوس، یہ میرے ہاتھوں کی کمائی تھی، میں اپنے علاوہ کسی کو موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتا تھا، اے اللہ، تیری رحمت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے، اور وہ میرے گناہوں سے بہت بہت بڑی ہے۔ اے اللہ، رحم فرما۔

جب میرا حساب کتاب شروع ہوا، میں نے اپنے کیس کی حجت پیش کرنی شروع کی: میں عام طور پر راہِ مستقیم پر تھا، میں لوگوں کی مدد کرتا تھا، میں اللہ کے دین کی تبلیغ کرتا تھا، نماز پڑھتا تھا، رمضان میں روزے رکھتا تھا۔ کوشش کرتا تھا جو اللہ نے کہا اُس پر عمل کروں، جس سے روکا اُس سے رُک جاؤں۔ کبھی کبھی اللہ کی محبت میں آنسو بھی نکل کر چہرے سے نیچے گرتے۔

اس کے باوجود مجھے نبیؐ کی حدیث یاد آ گئی جس میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ کوئی بھی جنت میں اللہ کی رحمت کے بغیر داخل نہ ہو گا، حتیٰ کہ آپؐ بھی نہیں۔ میں خوف سے کانپ رہا تھا اور بُری طرح رو رہا تھا، میرے آنسو میرے چہرے سے ہوتے ہوئے میرے پسینہ کے تالاب میں گر رہے تھے۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے مجھے بے انتہا پسینہ آ رہا تھا جس کا میں نے تصور بھی نہیں کیا تھا، میرا سارا جسم کانپ رہا تھا، ہائے صد افسوس، ہائے کاش میرا وجود نہ ہوتا۔ مجھے علم تھا جو بھی میں نے زندگی میں اللہ کی عبادات کی ہیں وہ اُس کی شان کے حساب سے بہت ہی حقیر ہیں، اور آج میری ساری امیدیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وابستہ تھیں۔ میری آنکھیں میزان پر مرکوز تھیں، اور میں حتمی فیصلہ کا انتظار کر رہا تھا۔

ہائے میری بد بختی، فیصلہ ہو گیا۔ دو فرشتے ایک کاغذ کے ساتھ میری طرف آئے۔ میری ٹانگیں جواب دے گئیں اور میں زمین پر گر پڑا۔ میں نے اپنی آنکھیں کبوتر کی طرح بند کر لیں کہ شاید میں اُس فیصلے سے بچ جاؤں، جو شاید میرے خلاف ہو۔

فرشتوں نے فیصلہ پڑھ کر سنایا، ہائے میری بد بخت روح، میرے لیے جہنم کا فیصلہ ہوا تھا۔ میں گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑا، اے اللہ، میں نے کوشش کی لوگوں کی خدمت کرنے کی، تیرے دین کو کتابوں کے ذریعے پھیلانے کی۔ اے اللہ، مجھ پر رحم فرما، اے رحمان، اِس بد بخت پر رحم فرما۔ میری آنکھیں دھندلا گئیں، میرا جسم خوف اور پریشانی کی وجہ سے بُری طرح کانپ رہا تھا۔ اگر یہ فانی زندگی ہوتی، میرا دل سینے کو پھاڑ دیتا۔ ہائے کاش میں مر سکتا۔ ہائے صد افسوس، اِس دن کے بعد کبھی موت نہیں آنی، ہائے اللہ، رحم!

دو فرشتوں نے مجھے ٹانگوں سے پکڑا اور منہ کے بل جہنم کی آگ کی طرف گھسیٹنے لگے۔ میں بُری طرح رو رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ ہے کوئی جو میری مدد کر سکے۔ ہائے اللہ، اِس بد بخت پر رحم فرما۔ مجھے یاد آیا قرآن نے سورۃ مومن میں بتایا تھا کہ اس دن کوئی رشتہ باقی نہ رہے گا۔ پھر جونہی صور پھونک دیا جائے گا، ان کے درمیان پھر کوئی رشتہ نہ رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے (23:101، ہائے اللہ!!)۔ مزید سورۃ ابراہیم میں کہا ہے: اے نبیؐ، میرے جو بندے ایمان لائے ہیں اُن سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے کھلے اور چھپے (اللہ کی راہ خیر میں) خرچ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ دوست نوازی ہو سکے گی (ہائے میری بد بختی) (14:31)۔

ہراساں ہو کر میں بُری طرح رو رو کر کہہ رہا تھا، اے اللہ مجھے بچا لے، اے اللہ، مجھے بچا لے۔ ہر روح چلا رہی تھی، ، اے اللہ مجھے بچا لے، اے اللہ، مجھے بچا لے، حتیٰ کہ نبی بھی چلا رہے تھے، اے اللہ ہمیں بچا لے، اے اللہ، ہمیں بچا لے۔ قرآن نے ہمیں بتا دیا تھا کہ اِس دہشت والے دن، ہر روح اپنی فکر کرے گی، ہائے اللہ، مجھ پر رحم فرما!

مجھے یہ بھی یاد آیا میں نے اپنی کتاب میں ایک حدیث لکھی تھی جس میں نبیؐ نے عائشہؓ کو بتایا تھا کہ تین ایسی جگہ ہیں جہاں کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا، اُن میں میدانِ محشر بھی تھا۔ ہائے میری بد نصیبی، مجھے یہ بھی یاد آیا کہ قرآن نے کہا تھا کہ اِس خوفناک دن: کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

اور اگر کوئی لدا ہوا نفس اپنا بوجھ اُٹھانے کے لیے پکارے گا تو اس کے بار کا ایک ادنٰی حصہ بھی بٹانے کے لیے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو (35:18)۔

ہائے صد افسوس، مجھے علم تھا کہ اِس دن نہ والدین، نہ بہن بھائی، نہ بچے اور نہ کوئی اور مدد کر سکے گا، اور نہ کوئی گناہوں کا بار اُٹھا سکے گا۔ اِس دن تو کوئی اپنا ایک اچھا عمل بھی نہیں دے گا۔ مایوسی میں، کانپتی آواز کے ساتھ میں نے اپنے تمام نیک اعمالوں کو مدد کے لیے پکارنا شروع کیا، میری نمازیں، میرے روزے، میرا قرآن کا پڑھنا، میری خیرات وغیرہ، ہائے میری بدقسمتی، لیکن یہ بھی بے سود تھا۔ چونکہ فیصلہ ہو چکا تھا، فرشتے مجھے گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لے کر جاتے رہے۔ وہ لمحہ بہ لمحہ مجھے گھسیٹتے ہوئے جہنم کے قریب کر رہے تھے، اور گرمی کی حدت بہت تیزی سے بڑھ رہی تھی، اور اب نا قابلِ برداشت تھی۔

میں نے پیچھے دیکھا، مجھے نبیؐ کی بات یاد آگئی، "کتنا صاف ہو گا وہ شخص جو پانچ وقت دریا میں نہائے، اسی طرح، جو پنجگانہ نماز ادا کرتا ہے گناہوں سے صاف ہو گا، اے میری نماز، اے میری نماز کہاں ہو، براہِ کرم، براہِ مہربانی سامنے آؤ، آج مجھے اللہ کے سامنے تمہاری شفاعت کی ضرورت ہے، میرا کیس لڑو اور مجھے جہنم کے عذاب سے بچاؤ۔ مگر بے سود۔ دونوں فرشتے مجھے گھسیٹتے ہوئے جہنم کے گڑھے کے پاس لے گئے۔ جہنم کی گرمی سے میرا سارا جسم جلنے لگ گیا، جب سارا ماس جل گیا، تو دوبارہ اگ گیا۔ مجھے قرآن کی سورۃ نساء کی آیت یاد آگئی جس میں اللہ نے فرمایا تھا: اور جب اُن کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تا کہ وہ خوب عذاب کا مزا چکھیں (4:56)۔

جلنے کی سڑن نا قابلِ برداشت تھی؛ اگر فانی دنیا ہوتی یہ مجھے مار ڈالتی۔ ہائے اللہ، ہائے رحیم ربّا، اِس بدبخت پر رحم فرما۔ ہائے مالک، دنیا میں تیری نعمتوں کی وجہ سے میں اتنا نازک بن گیا تھا کہ گرمیوں کی گرمی اور سردیوں کی سردی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔ ہائے مالک رحم کر دے، براہ مہربانی، براہ مہربانی اِس قابلِ نفرت روح پر رحم فرما دے۔ میں نا امید ہو گیا اور اپنی نا اُمیدی میں میں نے آخری بار پیچھے مڑ کر دیکھا!! مجھے جہنم میں دھکیل دیا گیا۔

جب میں نیچے گر رہا تھا کہ کسی نے میرا ہاتھ پکڑ کر اُوپر کھینچ لیا۔ میں نے اپنا سر اُٹھا کر پوچھا "کون ہو تم"؟ شفاعتی کہنے لگا میں تمہاری نماز ہوں۔ شکر گزاری کے آنسوؤں کے ساتھ میں نے اُس سے پوچھا، اُس نے اتنی دیر کیوں کر دی، میں تقریباً جہنم کے گڑھے میں گر گیا تھا، تم نے مجھے آخری لمحہ میں کیوں بچایا؟ نماز

مسکرا کر کہنے لگی، "کیا تم بھول گئے تم مجھ آخری لمحوں میں ادا کرتے تھے"۔ اے اللہ، یہ نماز کو آخری لمحوں میں پڑھنے کے لیے ہے، کیا ہوتا اگر میں نماز نہ پڑھنے والوں میں سے ہوتا؟

یہ سوچ کر ہی میرا دم گھٹنے لگا اور سارے جسم میں جھرجھری دوڑ گئی، اور میں چیخ مار کر خواب سے اُٹھ گیا، میں زور زور سے اللہ کو پکار رہا تھا، اے اللہ، تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے، یہ کہتے ہوئے میں سجدہ میں گر گیا، اور پکارتا رہا: اے اللہ، تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے، اے اللہ، تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے....۔ جب میرے خوف کی کیفیت ذرا کم ہوئی، میں سجدہ سے اُٹھا، اُس وقت مجھے احساس ہوا، میرا سارا جسم کانپ رہا تھا، اور اُس کی وجہ سے میرا پلنگ بھی ہل رہا تھا، اگرچہ سردی کا موسم تھا میں پسینے سے شرابور تھا۔ میری سانس اُکھڑی ہوئی تھی اور اُس میں سے دبی دبی چیخیں نکل رہی تھیں۔

میں نے دعا پڑھنی شروع کی: اے اللہ، میں نے اپنے اُوپر بہت ظلم کیا ہے، مجھے معاف کر دے۔ اے اللہ، میں ندامت کے آنسوں کے ساتھ تیری طرف رجوع کر رہا ہوں، مجھے معاف کر دے۔ اے اللہ، تو نے کہا تھا کہ تیری رحمت سے نااُمید نہ ہونا، میرے مالک تیری رحمت ہی میرا آسرا ہے۔ اے اللہ، میری توبہ کو قبول فرمالے اور مجھے اپنی دائمی جنت کا باسی بنا۔ اے اللہ، میں تجھے اپنا ربّ مان کر راضی ہوں، اے سوہنے ربّا تو مجھے معاف کر کے راضی کر دے۔ آدھے گھنٹے کے بعد جب میری طبیعت کچھ سنبھلی۔

جیسے جیسے میرے اعصاب سنبھلے اُس وقت مجھے پھر وہ حدیث یاد آئی کہ اگر ہماری نماز صحیح ہو گئی تو باقی اعمال بھی صحیح ہو نگے۔ اُس وقت مجھے نمازِ فجر کی آواز آئی۔ کانپتے قدموں اور پھولی سانس کے ساتھ میں وضو کرنے کے لیے چل پڑا۔ نماز ادا کرنے کے بعد بھی میں کانپ رہا تھا اور سانس پھولی ہوئی تھی، میں دوبارہ سجدہ میں گر پڑا اور دعا کرنی شروع کر دی۔

اے اللہ، مجھے پتا ہے کہ میری نمازیں بیکار ہیں، اور اگر مجھے کہا جائے کہ اِس کے نمبر لگاؤ، اللہ کی قسم بیکار اور بے وزن ہیں، اور اگر کوئی اور نمبر لگائے تو منفی نمبر لگائے گا۔ اے میرے محبوبِ حقیقی اللہ، تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے، تو اپنی رحمت کے حساب سے مجھے نمبر لگا دے۔ پھر میں نے عاجزی سے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے مجھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا کی۔ پھر میں نے دعا کی، اے اللہ، میرے دل میں اپنا خوف بھر دے کہ جیسے نماز میں میں تجھے دیکھ رہا ہوں، مجھے اپنے احکامات پر چلنے کی توفیق دے،

اور مجھے اپنے عذاب سے بچالے۔اے اللہ، میرے دل کو اپنی محبت سے بھر دے کہ میں تجھے دل و جان سے پیار کروں، اور اپنی حتیٰ الوسع کوشش سے تجھے راضی کروں۔اے اللہ، میری اُن نمازوں کو معاف فرماجو مجھ سے چھوٹ گئیں، اور میری اُن نمازوں کو قبول فرماجو میں نے ادا کئیں، اور مجھے ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا۔

اے اللہ میرے سارے گناہ معاف کردے،بڑے بھی اور چھوٹے بھی، پہلے والے بھی اور بعد کے بھی، جوظاہر ہیں اور جو چھپے ہوئے ہیں۔اے اللہ تیرے آگے میں جھک گیا ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں، میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالہ کر دیاہے، اور تجھ پر میں بھروسہ کرتا ہوں۔ میرے کان، میری آنکھیں، میرا گوشت، میرا خون، میرا مغزاور میری ساری قوتیں ربّ کائنات تیرے آگے عاجزی سے جھکی ہوئی ہیں۔ اے اللہ مجھ سے راضی ہو جااور مجھے موت کی سختی، قبر کی سزا، اور محشر اور جہنم کے عذاب سے بچالے۔ اے اللہ، رحم فرمامجھ پر اور روزِ محشر مجھے اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دینا۔آمین ! سجدہ سے اُٹھ کر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے مجھےاپنی کوتاہیوں کااحساس دلایا۔اے مسلمانو ! نماز پڑھو،اس سے پہلے کہ تمہاری نماز پڑھائی جائے۔اللہ کی مدد حاصل کرو نماز اور صبر کے ساتھ۔ قرآن میں اللہ کہتا ہے: صبر اور نماز سے مدد لو، بے شک نماز ایک سخت مشکل کام ہے، مگر اُن فرماں بردار بندوں کے لیے مشکل نہیں ہے(2:45)۔